نمبر ۹۲ | مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

۲۹ جنوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ؛

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ ۲۷ جنوری لاہور تشریف لے گئے۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے دہلی تشریف لے گئے تھے۔ ۲۹ جنوری واپس آگئے ؛

دو تین روز سے خوب بارش ہو رہی ہے۔ ۲۹ جنوری سخت ژالہ باری بھی ہوئی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی زبردست طاقتوں پر ایمان رکھو

(فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء)

فرمایا ”خدا انصاف اور ہمدردی چاہتا ہے۔ اور وہ پسند کرتا ہے۔ کہ لوگ فسق، فحشاء اور بے حیائی سے باز آئیں۔ جو ایسی حالت پیدا کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر جب دل میں تقویٰ نہ ہو۔ اور کچھ حصہ شیطان کا بھی ہو۔ تو خدا شراکت پسند نہیں کرتا۔ اور وہ سب چھوڑ کر شیطان کا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اسکی غیرت شرکت پسند نہیں کرتی۔ پس جو بچنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے۔ کہ وہ اکیلا خدا کا ہو۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ خدا تعالیٰ نے کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کی ہے ساری دنیا بھی اگر اسکی دشمن ہو۔ اور اس سے عداوت کرے۔ تو اس کو کوئی گزند نہیں پہونچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت ہے۔ اور قدرت والا ہے۔ اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا۔ اور اس کی قدرتوں۔ اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے۔ پھر اس پر کوئی ذلت نہ آئے گی۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے۔ بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔“ (الحکم ۱۴۔ فروری ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کے متعلق اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ کشوف اور رؤیا جمع ہو چکے ہیں۔ اب نظر ثانی ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالےٰ طباعت کا کام جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائیگا اس سلسلہ میں احباب سے گزارش ہے۔ کہ جن دوستوں کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایسا الہام معلوم ہو۔ جو ان کی نظر میں حضورؑ کی کسی کتاب۔ یا اخبارات سلسلہ میں درج نہیں ہوا وُہ براہ مہربانی معہ دو گواہوں کی شہادت کے جلد نظارت تالیف و تصنیف قادیان میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

جن دوستوں کے ساتھ حضورؑ کی خط و کتابت رہتی تھی۔ اوران کے خطوط ابھی تک سلسلہ کے لٹریچر میں شائع نہیں ہوئے۔ وُہ اپنے خطوط کی پڑتال کریں۔ ممکن ہے۔ بعض الہامات یا رؤیا ان میں درج ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ حضرت اقدس کے اصل خطوط بذریعہ رجسٹری دفتر ھذا میں ارسال کریں۔ انشاء اللہ ان کی نقول رکھ کر واپس کر دیئے جائیں گے۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد قبلہ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے صحابی ہیں۔ ایسے بیمار ہیں۔ کہ کروٹ بھی نہیں بدل سکتے۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دعا کریں۔ خاکسار میاں محمد یوسف پریزیڈنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور

۲۔ عبدالغفور صاحب کراچی سے بذریعہ تار اپنی اور اپنے تمام خاندان کے لئے احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں

۳۔ میرا لڑکا بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور احمد ساکن سانہ وال ٭ ۴۔ چودھری فیروز الدین صاحب احمدی ساکن ٹرپی ایک مقدمہ میں مبتلا رہیں۔ احباب ان کی بریت کے لئے دُعا کریں ٭ خاکسار علی اکبر خان بارووال ٭ ۵۔ خاکسار کی اہلیہ بہت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام نبی گوجرانوالہ ٭ ۶۔ عزیز احمد شفیع سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع موسےٰ خیل ضلع میانوالی ٭

۷۔ میرے کئی بچے ضائع ہو چکے ہیں۔ اب پھر بچہ ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں۔ صاحب عمر ہو۔ نیز میری بیوی کی ملازمت خطرہ میں ہے۔ اس کے لئے بھی دُعا کی جائے ٭ خاکسار بشیر احمد از مظفر گڑھ ٭ ۸۔ میرے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۹ جنوری کو لڑکا تولد ہوا۔ بچہ اور زچہ دونوں کو بخار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد شفیع چک ۵۰۹

امانت فنڈ کے متعلق اعلان

احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "الفضل" ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء میں پڑھ چکے ہیں حضورؑ کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ دوست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۴ سے ۱/۳ تک اس فنڈ میں ماہوار باقاعدہ جمع کرائیں۔ اور تین سال تک متواتر کراتے رہیں۔ یہ روپیہ جائداد کی صورت میں یا نقدی کی صورت میں تین سال کے بعد واپس کر دیا جائے گا۔ حضورؑ کی یہ تجویز ان تمام دوستوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ جو اپنی ماہوار آمد میں سے کچھ نہیں بچا سکتے۔ اس طرح ان کا روپیہ جمع ہوتا رہے گا۔ جو تین سال کے بعد ان کو نقد یا جائداد کے رنگ میں واپس مل جائے گا۔ اور یہ ان کے لئے اس وقت نہایت خوشی کا موجب ہوگا ٭

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشا یہ تھا۔ کہ کم از کم دس ہزار روپیہ ماہوار اس فنڈ میں جمع ہو۔ جو اتنی بڑی جماعت کے لئے نہایت ہی آسان بات ہے۔ لیکن ۲۶۔ جنوری تک اس فنڈ میں صرف پانچہزار کے قریب روپیہ جمع ہوا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں احباب ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ بڑی بڑی جماعتوں میں سے بہت کم روپیہ آیا ہے۔ صرف چند دوستوں نے کچھ روپے جمع کرائے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وُہ امانت فنڈ میں کافی رقم جمع کراتے جائیں۔ اور جن احباب کے پاس روپیہ جمع ہو۔ وُہ بجائے کسی اور جگہ رکھنے کے اسی فنڈ میں جمع کرا دیں۔ تا کہ ان کا روپیہ ہر طرح محفوظ رہے۔ اور انہیں ثواب بھی حاصل ہو۔ بعض دوست روپوں کے ساتھ آنے بھی جمع کرانے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت اقدس نے آنے جمع کرانے سے منع فرمایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ یہ احتیاط ملحوظ رکھیں ٭

روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پر آنا چاہیئے۔ اور خط و کتابت خاکسار سے کرنی چاہیئے ٭

سیکرٹری امانت فنڈ متعلق تحریک جدید۔ قادیان

احراری ٹریکٹ کے خلاف احمدی خواتین کی آواز

کیا حکومت عورتوں کے وجہی احترام کی حفاظت کے لئے تیار نہیں؟

مندرجہ ذیل قرارداد میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے اجلاس منعقدہ ۲۶۔ جنوری میں متفقہ طور پر منظور کی گئیں ٭

۱۔ لجنہ اماء اللہ اس امر کو نہایت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مولوی عنایت اللہ احراری کو جس نے "کیا میرزائے قادیانی عورت تھی۔ یا مرد" جیسا گندہ اشتہار شائع کر کے نہ صرف احمدیوں کے دلوں کو مجروح کیا۔ بلکہ انسانیت کی چادر کو بھی تار تار کر دیا ہے۔ اب تک مہلت دے رکھی ہے۔ اور کوئی سزا نہیں دی۔ لجنہ حکومت پر واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کا ہر فرد مرسل یزدانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و احترام کی خاطر اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ پس ایسے وجود کی ہتک جماعت کے لئے معمولی حادثہ نہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ احراری مولوی کے متعلق فوری کارروائی کرے ٭

۲۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ مولوی عنایت اللہ کا اشتہار نہ صرف احمدیوں کے دلوں کو زخمی کرنے والا ہے۔ بلکہ حد درجہ حیا سوز بھی ہے۔ اس میں ایسی عبارت لکھی گئی ہے۔ جسے مردوں کے سامنے بھی کوئی شریف مرد بیان کرنا پسند نہ کرے گا۔ لیکن یہ اشتہار قادیان میں پولیس کی موجودگی میں احمدی مستورات میں بھی تقسیم کیا گیا جس کا خود احراری اخبار "احسان" کو بھی اقرار ہے۔ کوئی باغیرت۔ اور شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی ماں۔ بیوی۔ بہن یا بیٹی کو ایسا گندہ اشتہار دیا جائے۔ اس وقت تک اگر جماعت احمدیہ کے مرد خاموش رہے ہیں۔ تو اس لئے کہ وُہ حکومت کے فیصلہ کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن اب کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ سمجھتی ہے۔ کہ اگر اب بھی حکومت نے اس کا تدارک نہ کیا۔ تو اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ حکومت ایسے گندہ لٹریچر کی اشاعت عورتوں میں جائز سمجھتی ہے۔ اور ان کا وجہی احترام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اس احترام کی ذمہ داری ان کے مردوں پر ڈالتی ہے۔ پس اگر قومی منافرت میں اس وجہ سے ترقی ہو۔ تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی ٭

احباب کرام سے ضروری گزارش

اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں ان دنوں جماعت احمدیہ کے متعلق کئی رنگ میں غلط بیانیاں کی جا رہی ہیں۔ ہر مقام کے احمدی اصحاب کو چاہیئے کہ وہاں کے متعلق ان کے علم میں جو غلط بیانی آئے۔ اسکی فوراً تردید لکھکر بھیج دیا کریں۔ اس میں قطعاً تساہل نہ کیا جائے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ شوال سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احمدیوں کو بائیکاٹ کے ذریعہ شدید مصائب میں مبتلا کیا جا رہا ہے

انتہائی ظلم کے متعلق حکومت کی غفلت

احراری آج کل جہاں احمدیوں کے خلاف اور بہت سی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں کر رہے ہیں۔ وہاں عوام کو اشتعال دلانے۔ اور ہر مقام کے احمدیوں پر ظلم و تشدد کرانے کے لئے بشدت و بتکرار یہ جھوٹ بھی بول رہے ہیں۔ کہ "قادیانی امت نے مسلمانوں کا شدید بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ جو لوگ ملازم ہیں۔ ان کو جواب دے دیا ہے۔ دوکاندار، مستری کارینٹر اور مزدور پیشہ مسلمان بالکل بیکار بیٹھے ہیں۔" (احسان ۱۷ جنوری)

"قادیانی جماعت نے مسلمانوں کا مکمل مقاطعہ کر دیا ہے ٹانگہ ڈرائیور، معمار، ترکھان، مزدور پیشہ اصحاب بیکار بیٹھے رو رہے ہیں۔" (زمیندار ۱۹ جنوری)

حالانکہ یہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ کہ احمدیوں نے کسی سے اس کے غیر احمدی ہونے کی وجہ سے مقاطعہ کیا۔ اور ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں اب بھی بہت سے کام کرنے والے غیر احمدی ہیں۔ اور کئی غیر احمدی پیشہ وروں سے ہمارے لین دین کے تعلقات بدستور جاری ہیں۔ در اصل قادیان میں غیر احمدیوں کو بائیکاٹ کرنے کی غلط بیانی محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ بیرونی مقامات میں جہاں احمدیوں کی تعداد قلیل ہے۔ ان کا بائیکاٹ کرایا جائے۔ انہیں ضروریات زندگی کے حصول سے محروم کر دیا جائے اور ان پر عرصۂ حیات محض اس لئے تنگ کر دیا جائے ورنہ اگر احراری محض اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی کا بائیکاٹ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے قادیان میں غیر احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ خود ہر جگہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کی تحریک نہایت زور شور سے کر رہے ہیں اور اس وقت تک بہت سے مقامات میں احمدیوں کا بائیکاٹ کرا کر بڑے فخر کے ساتھ اس کے متعلق اخبارات میں اعلانات شائع کر رہے ہیں۔

ذیل میں ان مقامات میں سے جہاں احراری احمدیوں کا کلیتہً بائیکاٹ کرا چکے۔ اس کے متعلق لوگوں سے عہد لے چکے اور اس عہد پر سختی سے پابندی کرا کر احمدیوں کو مشکلات۔ اور مصائب کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہی کے اخبارات سے چند ایک کا ذکر بطور مثال کیا جاتا ہے:-

۱- اخبار "زمیندار" (۱۵ جنوری) "بنگہ میں قادیانیوں کا بائیکاٹ" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

"ایک آدمی نے بیان دیا۔ کہ کل عید کے دن شام کے چار بجے ایک ناواقف شخص نے ایک قصاب کی دوکان سے گوشت خریدا۔ اتنے میں اس کا ایک رشتہ دار آ گیا۔ اس نے آ کر کہا۔ کہ یہ دوکان مرتد مرزائی کی ہے۔ تم نے یہاں سے گوشت کیوں خریدا۔ کیا عیدگاہ میں جو معاہدہ کیا تھا۔ یاد نہیں۔ اس نے اپنی بے خبری ظاہر کی۔ کیونکہ وہاں پہلے ایک مسلمان قصاب بیٹھا کرتا تھا۔ اور گوشت واپس کر دیا۔ الحمد للہ مسلمانان بنگہ اپنے عہد کی پاسداری کر رہے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احراری اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی احمدی دوکاندار سے کوئی چیز نہ خریدی جائے اور محض احمدی ہونے کی وجہ سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس کے لئے بنگہ کے مسلمانوں کا طریق عمل بطور مثال پیش کیا گیا۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں احمدیوں کو بائیکاٹ کرنے کا جو معاہدہ کیا گیا۔ اس کی پوری طرح پابندی کی جا رہی ہے۔

۲- "احسان" (۱۷ جنوری) نے "دیال گڑھ میں مرزائیوں کا بائیکاٹ" اور "بھنگوں میں مرزائیت کے خلاف عملی جہاد" کے عنوانوں کے ماتحت لکھا ہے۔

"دیال گڑھ میں مرزائیوں سے کلیتہً بائیکاٹ کر دینے اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ جملہ حضار نے صمیم قلب سے تمام عملی تجاویز پر پابند رہنے کا وعدہ کیا۔"

اور بھنگوں کے متعلق لکھا ہے۔

"کئی روز سے مرزائیوں کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ مرزائیوں کے ساتھ حقہ پانی بند۔ اور راہ و رسم کلیتہً ممنوع ہے۔ دیہہ ہذا کی انجمن کا فیصلہ ہے۔ کہ خلاف ورزی کرنے والا پچاس روپیہ کے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے میں کس قدر شدت۔ کتنی سختی اختیار کی جا رہی ہے۔ اور کس قساوت قلبی سے ان پر ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔

۳- ۱۹ جنوری کے "زمیندار" نے گوجر خان کے ایک جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مولانا کی تقریر نے مسلمانانِ گوجر خان کی مُردہ رگوں میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔ چنانچہ سب نے متفقہ طور پر عہد کیا۔ کہ وہ آئندہ مرزائیوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں گے۔"

۴- "احسان" (۱۹ جنوری) نے موضع پرجیاں ضلع جالندھر کے ایک جلسہ کی روئداد شائع کرتے ہوئے لکھا:-

"تمام حاضرین جلسہ نے متفقہ طور پر مرزائیوں کا مقاطعہ کرنے کے متعلق قرارداد منظور کی۔"

۵- جموں کے متعلق ۲۰ جنوری کے "احسان" میں چھپا ہے۔

"شہر کے تمام مسلمانوں نے مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے۔"

ان اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احراری ہر جگہ احمدیوں کا کلیتہً بائیکاٹ کرانے کے لئے کس قدر زور صرف کر رہے ہیں۔ اور پھر جہاں کے لوگ ان کے پھندے میں پھنس کر مقاطعہ کے ذریعہ احمدیوں پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ان کی کس طرح پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔

۶- اسی سلسلہ میں اخبار "زمیندار" کے اپنے گھر کی مثال پیش کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کے ایک سن رسیدہ چچا راجہ غلام قادر خاں صاحب ہیں۔ جو بالفاظ "زمیندار" "زمیندار کی ابتداء سے اس کے ساتھ وابستہ چلے آئے تھے۔" یعنی "مولوی ظفر علی صاحب کے والد ماجد مولانا سراج الدین صاحب نے جب یہ اخبار جاری کیا۔ تو جن چند کارکنوں کو اس سلک میں پرو دیا۔ ان میں راجہ صاحب بھی تھے۔" راجہ صاحب موصوف جو مولوی ظفر علی صاحب کے بزرگ ہونے کے لحاظ سے ہی اس بات کا حق رکھتے ہیں۔ کہ عمر کے آخری حصہ میں مولوی صاحب ان سے حسن سلوک کریں۔ اور پھر جبکہ وہ اپنی زندگی کا بیشتر۔ اور کار آمد حصہ "زمیندار" کی خاطر قربان کر چکے ہیں۔ اور اب کوئی پُرمشقت کام کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے اس بات کا استحقاق پیدا کر چکے ہیں کہ ان کی [illegible] خدمات کی قدر

کی جائے مگر انہیں محض اس وجہ سے دفتر "زمیندار" سے نکال باہر کرنا۔ اور ان کی سالہا سال کی خدمات کی اس لئے پرکاہ جتنی بھی وقعت نہ سمجھنا۔ کہ انہوں نے جن مذہبی عقائد کو درست سمجھا۔ انہیں قبول کر لیا۔ جہاں حد درجہ کی محسن کشی اور حق تلفی ہے۔ وہاں انتہا درجہ کی قساوت قلبی اور ستم شعاری بھی ہے لیکن "زمیندار" کے نزدیک یہ "مولانا ظفر علی خاں کا بے نظیر جذبۂ ایمانی" ہے۔ کہ انہوں نے اپنے بوڑھے چچا "زمیندار" کے دیرینہ خدمت گزار۔ اور اپنے محسن کو کھڑے کھڑے دفتر سے اس لئے نکلوا دیا۔ کہ وہ اپنی آخری عمر میں اپنے مذہبی عقائد مولوی صاحب کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ ان کے تمام احسانات پر پانی پھیرتے ہوئے ان کی تمام خدمات پر خاک ڈالتے ہوئے۔ ان کے بڑھاپے کا کچھ بھی خیال نہ کرتے ہوئے۔ حتیٰ کہ ان کے چچا ہونے کی بھی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ حکم نافذ کر دیا۔ کہ

"اگر انہیں "زمیندار" سے تعلق رکھنا ہو۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی کی ارادت کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکیں۔ اور اپنی گمراہانہ مسلک کو چھوڑ کر دین قیم کی حلقہ بگوشی کا اعلان کر دیں اگر انہیں یہ بات منظور نہ ہو۔ تو "زمیندار" کو ان سے اپنے تمام تعلقات منقطع کرنے پڑیں گے۔ انہیں ایک ہفتہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء کے بارہ بجے دن تک وہ فیصلہ کر لیں۔ کہ انہیں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی محمدیت کی دامن گرفتگی پسند ہے۔ یا ادارہ زمیندار کے ساتھ وابستگی"

چونکہ ممکن نہ تھا۔ کہ ایسے غیرت کش۔ اور حمیت سوز الفاظ کوئی خود دار انسان ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کر سکتا خواہ اس نے ساری عمر ایسے محسن کش کے ساتھ کیوں نہ بسر کی ہو۔ اس لئے مولوی ظفر علی صاحب کے بزرگ چچا اپنے فرزند رشید کی طرف سے یہ نوٹس سنتے ہی اپنے پاؤں سے سالہا سال کی خاک دفتر "زمیندار" میں جھاڑ کر باہر نکل آئے۔

یہ ہے وہ سلوک جو آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی مذہبی اور سیاسی راہ نمائی کے واحد دعویدار مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے بوڑھے چچا کے ساتھ اس حالت میں روا رکھا جبکہ وہ "زمیندار" کے اجراء سے لے کر اب تک مولوی صاحب کے نقطۂ نگاہ سے بھی بڑی قابل قدر خدمات سرانجام دیتے چلے آئے تھے حالانکہ دوسری طرف "زمیندار" کے عملہ میں غیر مسلم اور دہریہ تک شامل رہے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ اب بھی ہوں۔ جو شخص خدا اور اس کے رسول کے منکروں کو اپنے عملہ میں رکھتا ہوا ذرا شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس کا اپنے چچا کی دیرینہ خدمات کو نظر انداز کر کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے نکال دینا بتاتا ہے۔ کہ وہ احمدیت کی عداوت میں شرافت اور انسانیت سے بالکل عاری ہو چکا ہے

اور چاہتا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کو بھی وہ اپنے جیسا ہی بنا لے یہی حال دوسرے احراریوں کا ہے۔

پس احراریوں کے اس نہایت ہی شرمناک طریق عمل سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی ان کا بس چلتا ہے قلیل التعداد احمدیوں پر انتہائی ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ان کے کاروبار کو نقصان پہونچا رہے ہیں۔ انہیں ضروریات زندگی خریدنے سے روک رہے ہیں۔ حتےٰ کہ بعض جگہ انہیں زمین پر چلنے پھرنے کنوؤں سے پانی لینے۔ گھروں سے باہر نکلنے تک سے روکا جا رہا ہے اور نہایت دیدہ دلیری سے بر سر راہ زدوکوب کیا جاتا ہے یہ اور اس سے بھی زیادہ بہت کچھ پنجاب کے مختلف مقامات میں ہو رہا ہے۔ حکومت کو اگر اور ذرائع سے نہیں۔ تو احراری اخبارات کے ذریعہ ہی بہت کچھ اطلاعیں پہونچ رہی ہیں۔ اور حکومت یہ بھی جانتی ہے۔ کہ احمدیوں پر یہ ظلم و ستم محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ کیوں احمدی کہلاتے ہیں۔ ورنہ ان کا اور کوئی قصور نہیں ہے۔ پھر احمدی دوسروں کے مقابلہ میں قلیل التعداد ہیں۔ لیکن وہی حکومت جو قادیان میں احراریوں کی حفاظت

کے لئے اس بنا پر پولیس کا کیمپ قائم کر دیتی ہے۔ کہ یہاں ان کی تعداد قلیل ہے۔ اور اس طرح وہ پولیس کو پشت پناہ سمجھ کر انتہا درجہ کی اشتعال انگیز۔ اور فتنہ خیز حرکات کر رہے ہیں۔ اسی حکومت نے ابھی تک اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ کی جو تحریک کی جا رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مختلف مقامات پر احمدی بے حد دکھ اور مصائب اٹھا رہے ہیں۔ اس کے انسداد کا کوئی انتظام کرے۔ حالانکہ بائیکاٹ بذات خود خلاف قانون اور مجرمانہ فعل ہے۔ اور حکومت تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ کانگرس والوں کو بائیکاٹ کرانے کی کوشش کرنے پر سزائیں دے چکی ہے معلوم نہیں۔ احمدیوں کے بارے میں حکومت کا یہ اصل کہاں گیا۔ کہ اقلیت کے حقوق کی حفاظت کرنا اس کا فرض ہے۔ جبکہ احمدیوں کو ان کے شہری حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں صریح ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس وقت کیوں ان تمام مقامات میں جہاں احمدیوں کا بائیکاٹ کر کے انہیں مصائب و مشکلات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ پولیس مقرر نہیں کی جاتی۔

قتل کی دھمکیوں اور دہشت انگیزی کا سر تا سر جھوٹا الزام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے مقدس بزرگوں کے متعلق نام نہاد احرار اور ان کے اخبارات "زمیندار" اور "احسان" میں جس قدر بکواس کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ہر غیرت مند احمدی کا اپنے جذبات و احساسات پر قابو رکھنا۔ اور تحمل و برداشت سے کام لینا اپنے اوپر موت وارد کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف احراری نئی سے نئی شرارتیں کرتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ "زمیندار" (۲۷- جنوری) میں یہ نہایت ہی شرمناک غلط بیانی کی گئی ہے۔ کہ مولوی ظفر علی کو جو قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے دی گئی تھی۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ

"خلیفہ صاحب نے اپنے مال غنیمت کے حصہ داروں کو حکم دیا ہوگا۔ کہ تم قادیان کے رہنے والوں میں جوش پیدا کرو۔ تاکہ دہشت انگیزی کا سامان ہمیں مہیا ہو جائے ......

اور اپنے تنخواہ دار ایجنٹوں کو حکم دیا ہوگا۔ کہ اگر کسی کو قتل کی توفیق نہیں ہوئی۔ تو تم قادیان میں ہی ہنگامہ بپا کر کے دکھا دو"

ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ "زمیندار" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ محض قیاس آرائی۔ اور افترا پردازی ہے (کیونکہ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس قسم کا حکم دیا ہوگا۔ گویا اسے یہ معلوم نہیں۔ کہ حکم دیا ہے۔ یا نہیں۔) وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اس قسم کے ناپاک الزام وہ محض جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے گھڑ کر پیش کر رہا ہے۔ ورنہ جب کہ ہم نہ صرف "زمیندار" کو چیلنج دے چکے ہیں۔ بلکہ حکومت سے بھی مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ مولوی ظفر علی کے قتل کی جن دھمکیوں پر اس قدر شور و شر مچایا گیا۔ ان سے کسی معمولی احمدی کا ہی کچھ تعلق ثابت کیا جائے۔ مگر اس کے لئے نہ "زمیندار" کو جرأت ہے۔ اور نہ حکومت اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔ تو پھر اس الزام کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات کی طرف منسوب کرنا حد درجہ کی بے حیائی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور جو لوگ اخلاق و انسانیت کے درجہ سے اس قدر گر چکے ہوں ان کی کذب بیانیوں کی کہاں حد ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ اب تک اس کے کچھ نہیں کر رہی۔ کہ احراریوں کے جن ظلم و ستم اور جن بے بنیاد اشتعال انگیزیوں کو ایک عرصہ سے برداشت کرتی چلی آ رہی تھی۔ اب انہیں شریف پبلک اور اعلیٰ حکام کے سامنے وضاحت سے پیش کر رہی اور اپنے

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلّق چند خواب

موجودہ پُرفتن ایام میں جبکہ مخالفین چاروں طرف سے احمدیت پر ہر رنگ میں حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے۔ کہ اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کے لئے بھیجا۔ ظلمت سے بدل دیں۔ بعض احمدی خواتین اور مردوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے ایسے خواب لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن میں پیش آمدہ خطرات اور مشکلات کا نقشہ کھینچا گیا ہے ذیل میں چند ایسے خواب درج کئے جاتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

(۱)

اہلیہ صاحبہ بابو نواب الدین صاحب چھاؤنی لاہور لکھتی ہیں:۔

میں نے دیکھا میں دارالامان میں حضرت صاحب کے مکان میں گئی ہوں۔ ساتھ محبوب بیگم (ہمشیرہ بابو نواب الدین صاحب) ہے۔ ہم دونوں سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے کمرہ میں ہیں۔ کمرہ اسی طرح سجا ہوا ہے۔ جس طرح سیدہ محترمہ کی شادی سے پہلے سجا ہوتا تھا۔ سیدہ موصوفہ ایک چارپائی پر بیٹھی ہیں۔ سامنے ایک قالین بچھا ہے۔ محبوب بیگم تو اس قالین پر بیٹھ گئی۔ اور سیدہ موصوفہ سے بے تکلفی اور محبت کے رنگ میں میں نے کھیلنا شروع کر دیا۔ اتنے میں کیا دیکھا کہ ان کے دونوں ہاتھوں میں چاندی کی ایک ایک چوڑی ہے جس کا رنگ بوجہ میلا ہو جانے کے تانبے کی طرح ہو گیا ہے۔ میں نے ایک کو صاف کرنا شروع کر دیا۔ تو وہ سفید نکل آئی۔ تب میں نے کہا آپا جی ان کو اتارو تا کہ صاف کر لیں انہوں نے اتار کر ایک مجھے دے دی۔ اور ایک خود صاف کرنی شروع کر دی۔ ہم دونوں ایک ایک چوڑی صاف کر رہی تھیں۔ کہ حضرت ام المومنین ؓ نے آواز دی۔ میں اس چوڑی کو ہاتھ میں لئے بھاگ آئی۔ وہاں خالہ صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر) ایک پیڑھی پر بیٹھی تھیں وہاں نہایت ہی اعلےٰ قسم کے برتن جو سنہری تھے۔ اور جن میں سنہری پھول بنے ہوئے تھے۔ ان کے اردگرد بھی سنہری لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ بڑے بڑے تھے۔ کسی میں چاول تھے کسی میں سیویاں وغیرہ۔ سب چیزیں میٹھی تھیں۔ خالہ صاحبہ ان برتنوں کو صاف کر رہی تھیں۔ حضرت ام المومنین ؓ نے مجھے فرمایا۔ ان کو دھو ڈالو۔ میں نے فوراً وہ تمام برتن ایک ٹوکری میں ڈال لئے۔ اور دھونا شروع کر دیا۔ دھو کر برتن واپس ٹوکری میں ڈال لئے۔ جب واپس برتن لانے لگی۔ تو دیکھا کہ چوڑی میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئی ہے۔ میں نے سوچنا شروع کیا۔ کہ اب کیا کروں۔ واپس جاؤں گی۔ تو آپا جی کہیں گی۔ کہ چوڑی کس طرح ٹوٹ گئی۔ کیوں نہ سنار سے جلدی مرمت کرا لاؤں۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ اس طرح دو تین دن لگ جائیں گے اور آپا جی کہیں گی۔ کہ چوڑی کہاں گئی۔ بہتر ہے کہ اسی طرح چوڑی واپس لے جاؤں۔ اور کہدوں کہ چوڑی مجھ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر میں نے برتنوں کی ٹوکری اٹھائی۔ اور کمرہ میں لے آئی۔ وہاں آ کر میں نے حضرت ام المومنین ؓ سے پوچھا۔ یہ تھالیاں کہاں سے مل سکتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہیں سے نہیں۔ خواہ کسی شہر میں تلاش کرو۔ یہ صرف ہماری ہی ہیں۔ پھر میں نے برتنوں کی ٹوکری اماں جان کے کمرہ میں رکھ کر آپا جی کو جا کر چوڑی دی۔ اور کہا مجھ سے ٹوٹ گئی ہے۔ وہ کہنے لگیں۔ کوئی فکر نہیں چاندی کی ہی تھی۔

پھر کیا دیکھتی ہوں۔ کہ باہر کوٹھی کی طرف لوگ بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے۔ ایک شخص نے کہا باہر تین شیر ہیں۔ ان کو مارنے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت امیر المومنین کہاں ہیں۔ جواب ملا وہ کوٹھی کے اندر ہیں۔ ہم تینوں بھی کوٹھی کو بھاگ پڑیں۔ (میں محبوب بیگم اور آپا ناصرہ بیگم صاحبہ) راستہ میں مولوی عبد المغنی خان صاحب کے مکان کے برابر کوئیں کے پاس خالہ صاحبہ بھی ہمیں مل گئیں۔ جب ہم کوٹھی پہنچے تو دیکھا بے شمار لوگ وہاں جمع ہیں۔ جنمیں ہندو بھی ہیں وہاں تینوں شیر بھاگے پھر رہے ہیں۔ کسی شخص کو کچھ نہیں کہتے صرف کوشش یہ کر رہے ہیں۔ کہ کوٹھی کے اندر جائیں۔ مگر لوگ مزاحم ہو رہے ہیں۔ تا کہ شیر ان سے مقابلہ کریں۔ اور کوٹھی کے اندر نہ جائیں۔ لیکن وہ شیر ان لوگوں میں سے کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ اور کوٹھی کے چاروں طرف ہجوم میں بھاگے پھر رہے ہیں۔ چونکہ حضرت امیر المومنین کا حکم نہیں ہے۔ کہ کوئی ان پر ہاتھ اٹھائے۔ اس لئے بعض لوگ ہجوم میں سے بیتاب ہیں۔ کہ حضور کا حکم ہو جائے۔ تو ہم ان کو مار دیں۔ اتنے میں ایک شخص نے دوسرے سے کہا مار اس کے سر میں تلوار۔ جب شیر اس کے نزدیک آئے۔ تو اس نے جس کو مخاطب کیا گیا تھا۔ شیر کے تلوار ماری۔ اور شیر وہاں ہی مر گیا۔ تب پھر اسی شخص نے کہا۔ اب تو دو رہ گئے۔ اب اگر آئے تو پھر مار۔ پہلے مارنے والے نے دوسری بار دوسرے شیر کو بھی مار دیا۔ تب پھر پہلے شخص نے کہا۔ کہ اب تو ایک ہی رہ گیا ہے۔ اور یہ تو ہے بھی چھوٹا سا۔ اب کی دفعہ آئے۔ تو اس کو بھی مار دے۔ یہ چھوٹا سا شیر بہت گھبرا رہا تھا۔ اور بڑے جوش اور خونخواری سے لوگوں پر حملہ کرتا تھا۔ تیسری بار پہلے مارنے والے نے تیسرے کو بھی مار دیا۔ صرف اسی شخص کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ باقی سب ہنتے تھے۔ اسی طرح تینوں شیر مار دیئے گئے۔

پھر ہم نے پوچھا۔ کہ حضرت امیر المومنین کہاں ہیں۔ جواب ملا کہ گھر پر۔ ہم کوٹھی سے واپس بھاگیں۔ جب گھر پہنچیں۔ تو دیکھا کہ حضور اس ڈیوڑھی میں ہیں۔ جو منشی فخر الدین صاحب کتب فروش کی دوکان کی پشت پر ہے۔ وہی ہندو جو باہر کوٹھی کے باہر ہجوم میں تھے۔ وہاں جمع ہو گئے۔ کثرت سے روپے ان کے پاس ہیں۔ اور وہ جوا کھیل رہے ہیں۔ رستہ رکا ہوا ہے ہم دوسرے رستہ سے مکان کے اوپر گئیں۔ دیکھا کہ حضرت ام المومنین کے مکان کا احاطہ بہت وسیع ہے۔ اور کثرت سے عورتیں وہاں جمع ہیں۔ جو ان غیر مسلموں کو جن میں سے اکثر سکھ اور باقی ہندو ہیں۔ جوا کھیلتے اور شور مچاتے دیکھ رہی ہیں۔ وہ ہندو سکھ شور مچا رہے ہیں۔ کہ ان کے مرزا نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ کوئی ہاتھ نہ اٹھائے۔ اس لئے ان میں سے کوئی ہمیں کچھ نہیں کہتا۔ اس لئے ہم جوا کھیلتے ہیں۔ جب کوئی ہٹائے گا۔ تو ہم لڑائی شروع کر دیں گے:۔

تب حضرت امیر المومنین نے حکم دیا۔ کہ ان کو کچھ نہ کہو۔ جوا کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ یہ خود چلے جائیں گے۔ ورنہ یہ بھی لڑنے کے لئے بہانہ تلاش کر رہے ہیں۔ اتنے میں وہ ہندو سکھ کہتے ہیں۔ کہ ان کا مرزا تو کچھ کہتا ہی نہیں۔ چلو لڑائی کریں۔ اسوقت حضرت امیر المومنین نے حکم دیا۔ کہ جسقدر اعلےٰ سے اعلیٰ قالین ہیں۔ گلی میں پھینکتے جاؤ۔ تب احمدی قالین پھینکنے لگے۔ بعض قالین اسقدر بڑے تھے۔ کہ اٹھائے نہیں جاتے تھے۔ جسقدر قالین پھینکے گئے۔ غیر مسلم لیکر بھاگتے گئے۔ لیکن پھر بھی وہ لوگ جو جوا کھیل رہے تھے برابر مشغول رہے۔ اتنے میں انہوں نے کہا۔ ان کا مرزا تو کچھ کہتا نہیں۔ چلو اس کو تلاش کرو۔ اور حملہ کر دو۔ اس کے بعد مکان کی سیڑھیوں پر سے چڑھنا شروع کر دیا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔ کہ تمام خاندان نبوت کو لیکر فلاں کوٹھڑی میں چلے جائیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیوی کے مکان میں ہے۔ حضور فوراً سب کو لے کر وہاں چلے گئے۔ غیر مسلم اوپر آ گئے تمام کمروں کے دروازے کھول کر کونہ کونہ تلاش کیا۔ لیکن کوئی انہیں متنفس نہ ملا۔ احمدی بھی سب ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ لیکن مزاحم نہیں ہوتے۔ احمدیوں کو پتہ ہے کہ حضرت امیر المومنین فلاں جگہ ہیں۔ احمدی جا کر دیکھتے ہیں۔ کہ کھانا تیار ہے ۔۔۔

غیر مسلم سب گھر سے دیکھ کر اس کوٹھی کے آگے آگئے اور کہتے ہیں۔ کہ یہ کوٹھڑی دیکھ لو۔ ان کا مزا تو کہیں نہیں ملا۔ جب وہ دروازہ کے مقابل آئے۔ تو حضرت امیر المومنین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔ کہ اس تہ خانہ میں اتر جاؤ۔ جو کوٹھڑی میں دکھایا گیا۔ سیڑھیاں اس میں جانے کو سفید اور ڈھلوان تھیں۔ دیواریں بھی سفید تھیں۔ حضور سب کو لے کر اس تہ خانہ میں اتر گئے۔ آگے جا کر کھلا میدان اور خوشنما گملوں والا خوشنما باغ ہے۔ درمیان میں نہایت خوشنما میز اور کرسی بچھی ہے۔ میز پر نہایت بیش قیمت کپڑا پڑا ہے۔ میں کرسی کے پاس کھڑی ہوں حضور نے کرسی پکڑ کر آگے کر لی۔ اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور حکم دیا۔ جو مائیں دودھ پلاتی ہیں۔ یا جو بچے چھوٹے ہیں وہ سب میرے پاس آجائیں۔ جو عورتیں دودھ نہیں پلاتیں اور مرد اور نوجوان لڑکے ہیں۔ سب چلے جاؤ۔ اور خوب مقابلہ کریں میری طرف سے تم کو اجازت ہے۔ اس حکم کے سنتے ہی سب میدان میں چلے گئے۔ اور خوب لڑائی ہوئی۔ لڑائی کا حکم اس میز پر لکھا گیا۔ میدان جنگ حضور کی کوٹھی کے سامنے والا تھا۔ بالآخر احمدیوں کی فتح ہوئی تب حضور نے حکم دیا۔ کہ دیکھو احمدی کتنے شہید ہوئے ہیں۔ دیکھا۔ تو صرف چند ہی تھے۔ تب حضور نے فرمایا۔ کہ یہ تو اسی طرح ہوا۔ جس طرح زلزلہ میں ہمارا صرف ایک آدمی فوت ہوا تھا۔ یہی امتحان تھا۔ اب تم کامیاب ہو گئے۔ جاؤ اور راج کرو۔ پھر جب ہم واپس حضرت ام المومنین کے پاس آگئیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اب خوشی کرو۔ فتح ہو گئی ہے۔ تب ہم نے ان تھالیوں میں جو دھو کر رکھی تھیں۔ سیویاں اور چاول پکا کر ڈالے اور سب کو بانٹے اور کھائے۔

تب حضرت ام المومنین نے فرمایا۔ اب ایک بکرا لاؤ۔ اور حضرت صاحب کا صدقہ دو۔ اس کے بعد میں نے دیکھا میرے ہاتھ میں ایک سری اور چار پائے ہیں۔ اور آنکھ کھل گئی۔ (ایک بکرا صدقہ دے دیا گیا)

(۲)

اسی سے ملتا جلتا خواب انہی دنوں ایک اور خاتون اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی مولوی فاضل نے بھی دیکھا ہے۔ جو یہ ہے۔

۱۳ جنوری کی رات کو میری اہلیہ نے ایک خواب دیکھا کہ چند عورتیں حضور کے گھر میں قرآن کریم پڑھ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک عورت کا نام حیات بیگم ہے اتنے میں دیکھا کہ کسی اجنبی نے ایک شیر حضور کے دروازے پر باندھ دیا۔ میری بیوی نے شیر کو بندھا ہوا دیکھ کر شور مچایا۔ کہ کسی نے شیر کو حضور پر حملہ کرنے کے لئے باندھ دیا ہے اور حضور سے آکر کہا۔ حضور دروازے کے اندر ہو جائیں تا میں باہر سے زنجیر لگا دوں۔ لیکن حضور نے فرمایا۔ نہیں تم اندر آجاؤ تا میں تمہاری حفاظت کروں۔ میری حفاظت تو خدا کرے گا۔ شیر اپنا منہ کھولے کھڑا ہے اور حضور نے عورتوں کو اندر کر دیا۔ اور خود شیر کا رسہ کھولا۔ اور اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جس طرح کتے کو پکڑ کر کوئی لے جا رہا ہو اسے سیڑھیوں کی طرف لے گئے۔ وہ شیر حضور کو کاٹنے کے لئے منہ کھولتا ہے۔ لیکن کاٹ نہیں سکتا۔ آخر حضور اس کو کافی دور تک چھوڑ آئے۔ بعد میں دیکھا کہ حضور کے مکان سے لے کر شہر تک ٹانگے۔ موٹروں کا تانتا لگا ہوا ہے۔ اور بہت ہجوم ہے۔ دل میں وہ حیران ہیں کہ سنا تھا ترقی ابھی جلدی نہیں ہوگی۔ لیکن ہم نے اس زمانے کو جلد ہی دیکھ لیا۔ حضور نے اس وقت ترکی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اور اس سے بھی حیرت ہوئی۔ بعدہٗ آنکھ کھل گئی۔

(۳)

سید مقبول حسین صاحب قرول باغ دہلی سے لکھتے ہیں

۱۴ جنوری نماز فجر سے قبل دیکھا۔ کہ یہ عاجز سالانہ جلسہ کی تقریب پر قادیان گیا ہے۔ خلقت کا اس قدر ہجوم ہے۔ کہ گویا ایک بے پایاں سمندر ہے۔ غالباً ۱۹۰۷ء کا جلسہ معلوم ہوتا ہے۔ بے انتہا لوگ آئے ہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بنفس نفیس موجود ہیں۔ اور یہ خاکسار خادم کی طرح ہر وقت ان کے ہمراہ رہتا ہے۔ آم یا شائد اس طرح کی کوئی شے حضور نے اس احقر کو ماکولات کے طور پر عطا بھی فرمائی۔ جو اس خاکسار نے کھائی۔

غرض سالانہ جلسے کا پورا اہتمام ہے۔ گیلریاں باقاعدہ بنی ہوئی ہیں۔ اور لوگ جس طرح حضور کی تقریر کے لئے تشریف آوری سے قبل منتظر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں سے پٹے پڑے ہیں۔ جلسے کا انتظام و انصرام گویا حسب معمول حضور ہی کی زیر نگرانی ہوا ہے۔ اور کہ گویا حضور کی تقریر شروع ہونے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس اجتماع عظیم و جم غفیر کو پھر پھر کر دیکھ رہے ہیں۔ اور بڑے کیف اور جوش میں ہیں۔ اور بڑے پر جلال لہجے میں بار بار فرماتے ہیں۔

"محمود میرا نائب اور خدا کا قائم کردہ خلیفہ ہے"

(۴)

محترم بہادر خان صاحب گروٹ ضلع شاہپور سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

ماہ شوال کی پہلی رات کو رؤیا میں دیکھتا ہوں۔ کہ جلسہ کے ایام میں بہشتی مقبرہ میں بڑی رونق ہے۔ ہر طرف میزیں اور بینچ پڑے ہیں۔ جو عمدہ عمدہ میز پوشوں سے آراستہ ہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے ہیں۔ میں خواب میں بہت رو رہا ہوں۔ جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دفن ہونا ہے۔ وہ جگہ میں بار بار چومتا ہوں۔ میں حضور (خلیفۃ المسیح الثانی) کے ساتھ بہت سے آدمیوں کو اس انتظام میں "جیسا کسی کو الوداع کیا جاتا ہے شامل سمجھتا ہوں۔ خاکسار بھی ان میں ایک نمایاں کارکن ہے عصر کے وقت میں حضور سے اجازت لیتا ہوں۔ کہ آپ اجازت دیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تابوت بہشتی مقبرہ میں لے آئیں۔ حضور بالکل نوعمر معلوم ہوتے ہیں حضور نے فرمایا ٹھیرو۔ میں نے دو دن اس لئے تابوت کو دفن کرنے سے روک رکھا ہے۔ کہ لوگوں کو کسی قسم کا اعتراض نہ رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد تابوت آجاتا ہے۔ پندرہ بیس آدمی اس کے گرد بیٹھ گئے۔ میں بھی ان میں شامل ہوں۔ میری بڑی خواہش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دیکھوں۔ مگر حضور کے ارشاد کی انتظار ہے۔ حضور نے تابوت کا پردہ اٹھایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کمزور سے تابوت میں سے جی اٹھے۔ اور اپنے مدفن پر جانا چاہتے ہیں۔ کہ فی الفور حضور نے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اور مجھے بھی پڑھنے کا اشارہ فرمایا۔ ہم سب نے

اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم و صل علیہ ذرا بلند آواز سے پڑھنے لگے۔ جوں جوں درود شریف پڑھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدفون ہو جانے سے رکتے۔ اور کمزوری دور ہوتی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مظلوم ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی فریق پر غصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر بڑی شان کے ساتھ تلوار لے کر مقبرہ سے واپس شہر کی طرف لوٹتے ہیں۔ اور حضور کو بھی ہمراہ چلنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضرت اقدس کا منشا یہ ہے کہ ایک اور آدمی بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس وقت میرا دل تو چاہتا ہے کہ میں جاؤں مگر اس وقت میرے گلے میں کرتا نہیں اس لئے شرم کی وجہ سے حضور کے ہمراہ جانے سے مجبور ہوں مگر حضرت اقدس میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔ تم آجاؤ کوئی حرج نہیں۔ میں خوش ہو کر خدمت اقدس میں پہنچ گیا ہوں

مسئلۂ خلافت

غیر مبایعین کی خصوصیاتِ سلسلہ اور اس کی تعلیمات سے دُوری

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا آخری حصہ (ایڈیٹر)

مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ عقیدہ

قبل از اختلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی آیت سے یہی سمجھتے تھے کہ اس میں مسیح موعود کا ذکر ہے چنانچہ سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائیگا۔ اور انہیں پاک بنائیگا۔ اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔۔۔۔ آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں اٰخرین کہا گیا ہے اور یہی وہ لفظ ہے۔ جو بجنسہٖ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جو مسیح موعود کے نزول کے متعلق ہیں۔ ان تمام باتوں سے اور نیز اس آیت کی اس تفسیر سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ صاف طور پر عیاں ہوتا ہے۔ کہ شخص فارسی الاصل جو اسلامی پیشگوئیوں میں لکھا ہے۔ وہ مسیح موعود یا خاتم الخلفاء کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ اس موقعہ پر یہ بات یاد رکھنے کے بھی قابل ہے۔۔۔۔ جیسا کہ تین سو برس بعد آنحضرت سرور کائنات تک کوئی بزرگ اس فارسی الاصل کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ایک ہزار سال اس کے بعد تک بھی ایک ایسے زمانہ کی پیشگوئی ہے۔ کہ جو فیج اعوج کا زمانہ ہوگا۔ اور ایمان میں ایسے رخنے دن بدن پڑتے جائیں گے۔ کہ آخر وہ دنیا سے قریباً اٹھ ہی جائے گا۔ اس لئے اس ایمانی زوال کے زمانہ میں کوئی شخص اس پیشگوئی متعلقہ شخص فارسی الاصل کا مصداق نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ اوپر یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ نبی آخر زمان کا ایک نام دجل من ابناء فارس بھی ہے۔" (ریویو جلد ۱ نمبر ۲)

مولوی صاحب کی اس تحریر میں وہی مضمون ادا کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں قبل ازیں درج کیا جا چکا ہے یعنی (۱) اٰخرین منھم کے مصداق وہ لوگ ہیں۔ جن میں فارسی الاصل نبی مبعوث ہوگا۔ (۲) اس آیت کی اس تفسیر سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ صاف طور پر عیاں ہوتا ہے۔ کہ موعود فارسی الاصل مسیح موعود کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ (۳) ۱۳۰۰ سال ہجری تک پیشگوئی متعلقہ شخص فارسی الاصل کا مصداق کوئی نہیں ہوسکتا۔ (۴) اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اٰخرین میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جیسا کہ امیین میں نبی مبعوث ہوا۔

مولوی محمد علی صاحب کا موجودہ عقیدہ

لیکن بعد اختلاف مولوی محمد علی صاحب خلافت حقہ کا انکار کرکے صراط مستقیم سے اتنے دور جا پڑے ہیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات اور تعلیمات کو گذشتہ طاق نسیان بناتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے قلم سے بقائمی ہوش و حواس لکھی ہوئی تحریروں کے صریح خلاف حدیث لنالہ رجل من فارس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اٰخرین منھم صرف فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں۔ بلکہ یہ اٰخرین کی مدح کے طور پر فرمایا ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگ جنہوں نے براہ راست مجھ سے تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ وہ بعد میں آئیں گے۔ اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے تو ان میں سے ایسے کامل الایمان لوگ بھی ہوں گے۔ اور یوں اٰخرین منھم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لیکر آخر تک شامل ہے۔ گویا ایک تو نبی کریم صلعم کے صحابہ ہیں۔ جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آچکی۔ اور ایک اٰخرین ہیں۔ ان کی تعریف میں آنحضرت صلعم نے یہ لفظ فرمائے۔ کہ ان میں بھی بڑے بڑے کامل الایمان لوگ ہوں گے۔ اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ آسکتے ہیں۔" (بیان القرآن ص ۱۸۲۴)

اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ بہر حال آیت واٰخرین منھم آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ اور ۱۹۰۶ء میں مولوی محمد علی صاحب بھی یہی لکھتے ہیں۔ "کہ آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے۔ انہیں اٰخرین کہا گیا ہے۔ لیکن خلافت ثانیہ کے انکار کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ اور اٰخرین منھم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لیکر آخر تک شامل ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی وہ خصوصیت جو قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اور احادیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی آج غیر مبایعین اس کے منکر ہو رہے ہیں۔

خاتم النبیین کا مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ "ایسا ہی چاہیئے۔ کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کریں۔ اور نہ ختم نبوت کے یہ معنی سمجھ لیں۔ کہ جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ اور یاد رہے۔ کہ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو۔ یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہے۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔" (مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو ص ۹) اور فرماتے ہیں۔ "وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸-۲۷) اسی طرح آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "آپ نبوت کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنی تھے۔ جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔" چشمہ مسیحی ص ۴۶

الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء صہ میں لکھا ہے۔ کہ یکم مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا "اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آوےگا۔ اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ کے بعد نہیں آسکتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔"

نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا پہلا عقیدہ

قبل از اختلاف مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۵ صہ ۱۸۶ میں سلسلہ احمدیہ کے امتیازی عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یہ سلسلہ ہی معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو۔ یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جسکو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔"

اور ریویو ماہ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۲۱ میں لکھا ہے۔

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو"

موجودہ عقیدہ

بعد از اختلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنے نبیوں کی مہر نہیں۔ بلکہ آخری نبی ہیں" (بیان القرآن صفحہ ۱۵۱۵)

مذکورہ بالا تحریروں سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آپ کے بعد آپ کا امتی نبوت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور خود مولوی صاحب بھی قبل از اختلاف یہی معنے کرتے تھے لیکن اختلاف کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ خاتم کے معنے مہر کرنا بالکل غلط ہے یہ تو وہ ایک ہی معنے رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا۔ کیا یہ معنے صریح طور پر اس خصوصیت اور امتیاز کو باطل نہیں کرتے جو سلسلہ احمدیہ کو حاصل تھی۔ اور جسے خود مولوی صاحب بھی اختلاف سے پہلے مانتے تھے۔

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ دعا کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم۔ پس جب کہ خدا تمہیں تاکید کرتا ہے۔ کہ پانچ وقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں۔ وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا۔ کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ" لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۱

قبل از اختلاف مولوی محمد علی صاحب بھی اس آیت سے یہی سمجھتے تھے کہ نبی آسکتے ہیں۔ چنانچہ اپنی ایک تقریر میں انہوں نے بیان کیا۔ جو ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو یونیورسٹی ہال میں ہوئی۔

"کہ ہمیں بھی اس وسیع دعا کرنے کا حکم ہے۔ کہ اهدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

اختلاف کے بعد مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر اهدنا الصراط المستقیم کو "حصول نبوت کی دعا مانا جائے تو ماننا پڑے گا۔ کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی دعا قبول نہ ہوئی" (بیان القرآن صفحہ ۸)

اور لکھتے ہیں۔ "پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہے" بیان القرآن صفحہ ۱

پس وہی آیت جس کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام امت میں انبیاء کے آنے پر اور خود مولوی محمد علی صاحب اختلاف سے پہلے امت میں نبی کا آنا صحیح تسلیم کرتے تھے۔ خلافت ثانیہ کے انکار کرنے کے بعد اسی آیت سے استدلال کرنے لگے۔ کہ امت محمدیہ میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ۔ الآیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ تو اس آیت کا مصداق ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله" (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

قبل از اختلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"سلسلہ احمدیہ اس غرض کو پورا کرنا چاہتا ہے جو قرآن شریف میں مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض بتائی گئی ہے یعنی دین اسلام کو کل دینوں پر غالب کرنا۔ اس غلبہ اسلام کے متعلق جس کو مسیح کی آمد کی غرض ٹھیرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ (ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۸۳)

لیکن بعد از اختلاف مولوی محمد علی صاحب اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"یہ کہنا کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ جس رسول کا ہدیٰ اور دین حق بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ نہیں بلکہ مسیح موعود ہیں۔ اگر ایک بھی قول آپ کسی مفسر کا نہ دکھا سکیں تو شرم کا مقام ہے" (احمد مجتبیٰ صفحہ ۳۷)

ان چند باتوں سے عقلمند انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین خصوصیات سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی حضرت احمد علیہ السلام کی تعلیمات سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔ اور وہ رؤیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جون ۱۹۰۸ء میں دیکھی تھی۔ جس میں آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو دیکھ کر کہا تھا۔

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" کیسے لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے پہلے نیک ارادوں میں کیسے تغیر آگیا۔ اور کیسے یہ بات پوری ہوئی۔ کہ۔

"بعض بد قسمت ایسے ہیں کہ لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کی طرف پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان لوگوں کی آئندہ حالت کی کیفیت کشفی طور پر دکھائی جاتی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان کی موجودہ حالت کا نقشہ مندرجہ ذیل اشعار میں بھی کھینچا ہے۔

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دئے دل سے وہ سارے صحبت دیرین کے رنگ
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار
جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
آہ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

غیر مبایعین کی موجودہ افسوسناک حالت

میں نے نمونۃً چند باتیں اس مضمون میں بیان کی ہیں۔ ورنہ آج غیر مبایعین کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کو حکم عدل کے اقوال کی حیثیت نہیں دیتے۔ بلکہ وہ اپنی سمجھ کو حکم و عدل کے فیصلوں کی صحت و سقم کے لئے معیار قرار دیتے ہیں۔ اور حکم کے فیصلوں اور عقائد اور تفاسیر کو رد کرنا ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔ اس صورت میں اس فیصلہ کے لئے کہ آیا ان کا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہے یا نہیں۔ میں مولوی محمد علی صاحب رئیس غیر مبایعین کی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"جو شخص آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی تشریح کو قبول نہیں کرتا۔ اس کا اختیار ہے جو چاہے کرے لا اکراہ فی الدین مگر مسیح موعود کی پیروی کا دعویٰ کر کے مسیح موعود کے پیش کردہ معنوں کو قبول کرنے سے انکار کرنا اور خود نئے نئے معنے تراشنا جن پر ہر ایک عقل مند ہنسیگا۔ پیروی کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے" (النبوۃ فی الاسلام طبع اول صفحہ ۲۸۹۔۲۹۰) ناظرین خود فیصلہ کرلیں۔ کہ غیر مبایعین کا اوپر کی مثالوں کی موجودگی میں دعویٰ اتباع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق یاددہانی

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے اپیل

الفضل کی توسیع اشاعت۔ دعوت و تبلیغ کے نقطہ خیال سے یوں تو ہر احمدی کا فرض ہے۔ مگر موجودہ حالات میں اس کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ازبس ضروری و لازمی ہے۔ اس کے متعلق جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بارہا متوجہ کر چکے ہیں۔ اور اس امر پر اظہار افسوس فرمایا ہے۔ کہ الفضل کی اشاعت ۱۵۰۰ اور ۱۶۰۰ کے درمیان رہتی ہے۔ بحالیکہ اتنی بڑی جماعت میں یہ کئی ہزار شائع ہونا چاہیئے۔ جلسہ سالانہ پر پچیس ہزار مومنین کے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"کہ جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ الفضل کے کم از کم دو سو پرچے مفت تقسیم کئے جائیں۔ اور پانچ پانچ سو ریویو و سن رائز کے۔ اتنی تعداد جماعتوں کے نام بحصہ رسدی لگا دی جائے۔ اور احباب اپنی اپنی جگہ کوشش کریں۔ کہ اتنے پرچوں کی قیمت مفت اشاعت کے لئے جمع ہو جائے۔ میں نے کئی بار اخبارات کی ایجنسیاں قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگر احباب کوشش کریں۔ تو اس طرح ہزاروں کی تعداد میں پرچے نکل سکتے ہیں۔"

اس کے بعد پھر خطبہ جمعہ میں حضور پُر نور نے فرمایا کہ "جماعتوں کے سکرٹریوں اور امراء کو چاہیئے۔ کہ وہ میرا یہ خطبہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ کیونکہ اس کے سوا میری آواز ان تک پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہماری جماعت اللہ کے فضل سے لاکھوں کی جماعت ہے۔ مگر اخبار الفضل کی اشاعت پندرہ سولہ سو کے درمیان رہتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کے کانوں تک میری آواز نہیں پہنچی۔ × × × × × کچھ غریب ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی غربت کی وجہ سے اخبار نہیں منگوا سکتے۔ بہت سے سست ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو لکھے پڑھے ہونے کے باوجود اخبار نہیں منگواتے۔" (الفضل ۱۴ جنوری)

مندرجہ بالا ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ماتحت میں جماعت ہائے احمدیہ کے سکرٹریان پریذیڈنٹان و امراء کو متوجہ کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔ کہ وہ ہر جگہ اپنی اپنی جماعت اور زیر اثر حلقہ و قرب و جوار میں سب سے پہلے تو یہ معلوم کریں۔ کہ کون کون مستطیع احمدی ہیں۔ جو باوجود لکھے پڑھے ہونے یا اخبار الفضل کسی سے پڑھا کر سن سکنے کا موقع رکھنے کے اخبار الفضل خود نہیں خریدتے۔ بلکہ بقول حضور صرف کسی الفضل کے خریدار سے اتنا پوچھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ کہ کیا خبر ہے۔ ایسے لوگوں کو تحریک کی جائے۔ اور برادرانہ مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اخبار الفضل کے خریدار ہوں۔ اور اپنا اخبار منگوا کر اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

(۲) اس کے بعد جو لوگ غیر مستطیع ہیں۔ اور اخبار کا چندہ پورا نہیں دے سکتے۔ ان کی کمی کو جماعتی رنگ میں پورا کیا جائے۔ اور اس طرح ان کو خریدار بنایا جائے ؛

(۳) ایسے بھائیوں کے گروپ بنالئے جائیں۔ اور دو دو تین تین چار چار اکٹھے مل کر اخبار کے خریدار ہو جائیں۔ اور ہر جماعت یا انجمن یا بستی یا شہر میں صرف ایک ہی الفضل کافی نہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ جیسے ہر ایک کا کھانا الگ ہوتا ہے۔ اس غذائے جسمانی کی مانند غذائے روحانی بھی الگ الگ ہو۔ اور پھر بلحاظ اخوت غذا یکساں ہو ؛

(۴) اخبار الفضل کی ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ نگران کے حسابات کی ماہوار بے باقی کا انتظام ہو۔ اس میں ہمیں کوئی مالی فائدہ نہیں۔ ایک پیسہ ٹکٹ ایک پیسہ کمیشن باقی صرف ۲ پیسے حالانکہ فی اخبار خرچ اس سے زائد ہوتا ہے۔ مگر ہمارا مقصد توسیع اشاعت و دعوت و تبلیغ ہے اس طرح جماعت کے کئی بے کار نوجوان اپنا جیب خرچ خود پیدا کر سکتے ہیں۔ صرف تنظیم قائم کرنے اور ہمت کی ضرورت ہے ؛

(۵) جو لوگ سعید الفطرت حق پسند ہیں۔ ان کو بھی الفضل کا خریدار بنایا جائے۔ ہم ایسے لوگوں کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ اخبار کا چندہ بجائے دس روپے سالانہ کے آٹھ روپے لیں گے ؛

(۶) جو احمدی غیر مستطیع ہیں۔ ان کو بھی بتصدیق امیر جماعت آٹھ روپے سالانہ پر اخبار دینے کو تیار ہیں۔ دوسری رعائت یہ ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ قسط وار ماہوار یا سہ ماہی۔ ششماہی اپنے چندے کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ لیکن اخبار الفضل کا یہ اصول قائم رہے گا۔ کہ کسی کے نام بجز وصولی پیشگی قیمت کے اخبار جاری نہیں ہو سکتا اور نہ رہ سکتا ہے ؛

(۷) طلباء کالج سے (جو ہوسٹل میں رہتے ہیں) نصف قیمت لی جاتی ہے۔ یہ رعایت عام طلباء کے لئے نہیں ہے۔ اسے نوٹ کر لیا جائے ؛

میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر جگہ کی جماعت "الفضل" کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر اطلاع دیگی۔ تاکہ ایسے مخلصین کے نام شکریے کے ساتھ اخبار "الفضل" میں دیئے جا سکیں۔ اور یہ جو حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دو سو اخبار "الفضل" مفت تقسیم کیا جائے۔ اس کے لئے فنڈ جمع کرنے کے واسطے ہر جماعت کو توسیع اشاعت کے علاوہ کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے پاس اکثر درخواستیں آتی رہتی ہیں ؛

بعض علاقوں میں ایک ہی احمدی ہے۔ اور وہ "الفضل" چاہتا ہے۔ یا مرکز میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود ہی کسی لائبریری یا کسی حق طلب کو "الفضل" کا باقاعدہ مطالعہ کرایا جائے۔ سو اس کے لئے فنڈ جمع ہو ہر جماعت بحصہ رسدی اس میں کوشاں ہو۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد و منشاء کے مطابق اس پر عمل ہو گا ؛

نیاز مند

مینیجر "الفضل" قادیان

اعلان

عارضی کاشت اراضیات نہر منتقل علاقہ صادقیہ و فورڈواہ بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور انہار صادقیہ و فورڈواہ کے مختلف منتقل راجباہوں پر قریبًا چالیس ہزار ایکڑ زمین (جس کے مختلف تعداد کے رقبہ قطعہ جات بنائے گئے ہیں) تین سال سے پانچ سال تک کی میعاد کیلئے عارضی کاشت پر دی جائیگی بذریعہ ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ پختہ۔ علاوہ مطالبہ مال آبیانہ دیگر جبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۲ فروری ۳۵ء شام کے ۴ بجے تک لئے جاوینگے۔ یہ امر خاص طور پر واضح کیا جاتا ہے کہ یہ رقبہ جات علاقہ نیجبند کے رقبہ جات سے جن کے عارضی کاشت پر دینے کے متعلق پہلے اعلان ہو چکا ہے اور جن کی آخری تاریخ ٹنڈر ۱۰ فروری ۳۵ء مقرر ہے الگ علاوہ ہیں۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۳؍ نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا دفاتر تحصیلدار صاحب نوآبادی چشتیاں و نائب تحصیلدار صاحبان نوآبادی حاصلپور فاہر نوالہ ہارون آباد۔ فورٹ عباس و فورٹ مروٹ جن کے علاقہ جات میں یہ رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

ڈبلیو۔ ایف۔ جی۔ بیلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور

احمدی جماعت اور اشتہاری ادویات

احمدی احباب کو کیا ضرورت ہے کہ مجہول الماہیت اشتہاری ادویات استعمال کرے جب کہ آپ کو ہر ایک پیچیدہ سے پیچیدہ اور پوشیدہ مرض کے متعلق استاذ الاطبا حکیم مولوی احمد الدین صاحب موجد طب جدید و صدر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت و ایڈیٹر طبی رسالہ تبصرۃ الاطباء امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور جیسے ماہر فن حکمت اور کہنہ مشق طبیب سے بذریعہ خط و کتابت ایسی صحیح تشخیص اور مفید و مجرب علاج میسر آسکتا ہے۔

جن کو دنیا کا کوئی حکیم و ڈاکٹر غیر صحیح اور غیر مفید ثابت نہیں کر سکتا۔ حکیم صاحب موصوف کی روزانہ ڈاک میں متعدد خطوط مریضوں کی طرف سے آتے ہیں۔ جن کو آپ نہایت غور سے مطالعہ فرمانے کے بعد مفید مشورہ دیتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت دوبارہ سہ بارہ استفسارات سے تشخیص کو مکمل کرنے کے بعد علاج تجویز فرماتے ہیں حکیم صاحب کے دست شفاء کا شہرہ تمام دیار و امصار میں ہے۔ اور ہر قوم و ہر مذہب کے اصحاب آپ کی تبحر علمی۔ نیک نیتی۔ صحت تشخیص اور شفاء بخش علاج کے مقر و معترف ہیں۔

ہر تشخیص کے لئے دو روپیہ فیس مشورہ اور جواب کے لئے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ کیونکہ یہاں ادویات کی قیمتوں میں فیس مشورہ مضمر رکھنے کا رواج نہیں۔

خاکسار

حکیم محمد صدیق ممتاز الاطباء منیجر دواخانہ و کتبخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

بجلی خود بناؤ

انسان کی اس بے شک خدمت گار بجلی سے آج کون شخص ناواقف ہے۔ جس شہر یا گاؤں میں جاؤ بچوں سے لے کر بڑوں تک اکثروں کے ہاتھوں میں ٹارچ نظر آئینگے ہزاروں روپوں کے سیلز ولایت سے آکر پنجاب ہندوستان میں سالانہ فروخت ہوتے ہیں۔ ہم نے صرف کثیر سے اس کے خود بنا لینے کا علم حاصل کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے احباب کو بھی اس فن سے ماہر کر دیں۔ فیس صرف دس روپے ہے۔ بذریعہ خط و کتابت یا ہمارے دار التجارب میں آکر سیکھ سکتے ہیں۔ سیکھنے میں جو میٹریل خرچ ہوگا۔ اس کی قیمت طالب علم کے ذمہ ہوگی۔ اور اس فن کو صیغہ راز میں رکھنا ضروری ہوگا۔

خط و کتابت کے لئے ٹکٹ درخواست کے ساتھ ہوں۔ اور کوئی صاحب بغیر ہماری منظوری کے درخواست کے ساتھ فیس بھیجنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

آرٹس ٹیچر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

احراری مولوی کی دروغگوئی اور ایک سرکاری ملازم کے خلاف الزام تراشی

۲۷ جنوری کی رات کو احراری مولوی عنایت اللہ نے کچھ لوگوں کو ارائیوں کی مسجد میں بلا کر ایک نہایت بے سروپا اور غلط بیانیوں سے پُر پنجابی میں تقریر کی۔ کیونکہ سننے والوں میں ایسے ادنیٰ طبقہ کے لوگ تھے۔ کہ اردو سمجھنے کی قابلیت ہی نہ رکھتے تھے۔

اس تقریر میں پہلے تو یہ کہا۔ کہ خلیفہ قادیانی نے اپنی امت کے سامنے جو سکیم پیش کی ہے۔ اس کے متعلق کہا تو یہ کہ خدا نے بتائی ہے لیکن وہ سب کچھ چوہدری ظفر اللہ خاں نے سکھایا۔ اس کے بعد یہ بیہودہ سرائی کی۔ کہ اس سکیم کو ہم سمجھ کر انگریز بھی ڈر گئے۔ اور حکومت نے خلیفہ کو ستانا شروع کر دیا۔ اسے کہا گیا۔ دیکھو بچہ ہمارے نوٹس کا وہ مطلب نہ تھا۔ جو تم نے سمجھا۔ ہم تمہاری سب باتیں ماننے کے لئے تیار ہیں۔ تیرے کہنے پر ہی عطاء اللہ بخاری پر مقدمہ چلایا۔ تیری خاطر ہی جلسہ احرار پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کی۔ اور فوجیں کھڑی کر دیں۔ اور احراریوں سے کہہ دیا۔ کہ اگر تم نے ترل مینارے کی طرف دیکھا۔ یا ہمارے اس اکلوتے بیٹے کی کوٹھیوں کی طرف نگاہ کی۔ تو یاد رکھنا ہمارے جلسہ کے موقع پر مولوی ظفر علی سے پولیس نے چھڑی چھین لی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ میری چھڑی نہ لو۔ یہ کوئی بم نہیں ہے۔ لیکن پولیس نے کہا۔ ہم اپنے محمود کو ناراض نہیں کر سکتے۔ امرت سر میں سارے پنجاب کے اس لیڈر کو نوٹس دیا گیا۔ کہ تم قادیان نہ جاؤ۔ اگر وہ اس وقت بگڑ جاتا۔ تو قادیان میں مسلمانوں کے جتھے آنے شروع ہو جاتے۔ اور گورنمنٹ کو پتہ لگ جاتا۔ یہ مولوی صاحب کی مہربانی تھی۔ کہ انہوں نے ہر ایک بات مان لی۔ ورنہ اگر وہ اٹھ جاتے۔ تو گورنمنٹ کا لکھوکھا روپیہ خرچ ہو جاتا۔

اس کے بعد یہ کہتے ہوئے کہ حکومت کو مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ کہا حکومت اگر میری ایک ہی بات مان لیتی۔ تو اسے یہ مصیبت نہ اٹھانی پڑتی۔ اور وہ بات یہ ہے کہ خلیفہ کو صاف طور پر کہہ دے۔ کہ تم کسی کے خلیفہ نہیں ہو۔ اور تم خلافت کا گھمنڈ اپنے دل سے نکال دو۔ ورنہ تم کو بُرے گھر جانا پڑے گا۔ اگر حکومت ایسا کرتی۔ تو میں ذمہ وار ہوتا۔ اگر خلیفہ کی امت میں سے کوئی چوں بھی کرتا۔

اس کے بعد کل جماعت احمدیہ کے سیاسی انجمن قائم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس انجمن کا مطلب یہ ہے کہ لکھنؤ کی بھٹیاریوں کی طرح کی ایسی بھٹیاریاں تیار کی جائیں جو ایک سانس میں پانچ سو گالیاں دیں۔ احمدی وہی ہوتا ہے جو ایک سانس میں کم از کم دو سو گالیاں دے۔

اس موقع پر پھر احراری کانفرنس کا رونا روتے ہوئے کہا۔ ڈپٹی کمشنر نے ہمیں گاؤں سے دو میل باہر نکال دیا تھا۔ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم اس کے خلاف شکایت کریں۔ اس نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی۔ لوگوں سے لاٹھیاں چھین لیں۔ یہ ہم پر ظلم کیا گیا۔ بڈھوں اور اندھوں کی بھی لاٹھیاں چھین لیں۔ ان کی اسے بد دعا لگی ہے۔ کہ اب اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور یہ گالیاں اسے گورنمنٹ دلا رہی ہے۔ اس کے بعد پھر سکیم کا خیال آ گیا۔ اور اس کے متعلق اس طرح بڑبڑانا شروع کر دیا۔ کہ وہ ظفر اللہ خاں اور اسد اللہ خاں کی سکیم ہے۔ اور انہوں نے ہی لکھائی ہے۔ جس کے متعلق خلیفہ قادیان کہتا ہے۔ کہ مجھے خدا نے بتائی ہے۔ خیال کرو۔ خلیفہ کا بڑا خدا ظفر اللہ اور چھوٹا خدا اسد اللہ ہے اسد اللہ نے آکر خلیفہ کو کہا۔ کہ دو چار ہزار مرزائی جمع کر کے ان سے جھوٹ بلواؤ۔ ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ اس لئے آج کا جلسہ کیا گیا۔ اس سے پہلے جلسہ میں بہت جوش پھیلایا گیا جب میرا ٹریکٹ پڑھ کر سنایا گیا۔ تو کوئی مرزائی اوا اوا کرتا بھاگ جاتا اور کوئی چُرچُر کر کے بیٹھ جاتا۔ مرزائیوں کا یہ جلسہ اس قابل تھا۔ کہ اس کا فوٹو لیا جاتا۔

اسی سلسلہ میں قادیان کے پٹواری کا جو غیر احمدی ہے نام لیکر اس پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا۔ کہ وہ ۸۰ - ۱۰۰ - ۱۰۰ روپیہ سالانہ یا ماہوار خلیفہ کی طرف سے لیتا ہے۔ اسے کہا گیا ہزار روپیہ لے لو۔ اور ڈائری میں سے حرامزادہ کا لفظ کاٹ دو۔ اس نے کہا۔ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو مارا جاؤں گا۔ اس پر اسے کہا گیا۔ کہ اپنی باقی عمر کے مطابق حساب لگا کر تنخواہ کا روپیہ ہم سے اکٹھا لے لو۔ یہ سن کر پٹواری نے کہا اچھا اب میں یہ لفظ نکال دونگا۔ چنانچہ اس نے نکال دیا۔ اس کے بعد جلسہ کیا گیا۔ اور احمدیہ سیاسی انجمن کی بجائے مسلم نیشنل لیگ بنائی گئی۔ غرض احراری مولوی نے نہایت دیدہ دلیری سے غلط بیانیوں اور جھوٹے الزامات کا طومار باندھا اور سرکاری ملازم پٹواری کا نام لیکر اس پر نہایت ہی قابل نفرت جھوٹے الزامات لگائے۔ معلوم نہیں۔

سیاسی انجمن بنانے کے متعلق جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی درخواست

۲۰ جنوری کے اخبار الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اعلان چھپا۔ اس کے ماتحت جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا ۲۱ جنوری اجلاس خاص منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے یہ پاس ہوا۔ کہ ہمارے شہر کے حالات ہم کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ یہاں سیاسی انجمن بنانے کی اجازت حضور سے حاصل کی جائے۔ اس سیاسی انجمن کے مندرجہ ذیل عہدہ داران ہونگے۔

پریذیڈنٹ	شاہ نواز وکیل
سکرٹری	چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ وکیل
اسسٹنٹ سکرٹری	ڈاکٹر محمد الدین صاحب
فنانشل سکرٹری	شیخ ظہور احمد صاحب

اس کے علاوہ ایک انتظامیہ کمیٹی ہوگی۔ جس کے ممبران تمام عہدہ داران اور ماسٹر محمد دین صاحب۔ مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل اور بابو عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار ہونگے۔

خاکسار:- شاہ نواز

حضور نے یہ درخواست منظور فرماتے ہوئے اجازت نامہ بھجوا دیا۔

ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ ضلع گورداسپور سے ضلع امرتسر میں منتقل کر دیا

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ ایک شخص محمد اسمٰعیل ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم نے ایک احمدی شیخ احسان علی صاحب کے متعلق اپنی تحریروں میں اس قسم کے الزامات لگائے۔ جنہیں ہتک آمیز سمجھ کر اس احمدی نے مجسٹریٹ علاقہ چوہدری حسین علی کی عدالت میں ہتک عزت کا مقدمہ دائر کر دیا۔ محمد اسمٰعیل مذکور چونکہ پولیس کے بعض ملازمین اور بعض دوسرے حکام کا اس لئے منظور نظر بنا ہوا تھا۔ کہ ایک عرصہ سے وہ احمدیوں کے متعلق سراسر جھوٹی رپورٹیں دیتا رہتا۔ ان حالات میں مجسٹریٹ علاقہ نے دوران مقدمہ میں ایسا رویہ اختیار کیا۔ کہ مدعی کو نہ صرف اس مجسٹریٹ سے بلکہ ضلع گورداسپور سے مقدمہ منتقل کرانے کی درخواست ہائی کورٹ میں دینی پڑی۔ اس درخواست میں دوسری وجوہات کے علاوہ [illegible] اور ڈپٹی کمشنر سے ملزم کا حد سے بڑھا ہوا میل ملاپ

احراری ٹریکٹ کے خلاف جماعت احمدیہ لاہور میں جوش

حکومت سے ضروری کارروائی کرنے کا مطالبہ

۲۵ جنوری کو جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پنجاب منعقد ہوا۔ جس میں ملک عبد الرحمن صاحب بی۔ اے نے احراریوں کا گندہ ٹریکٹ پڑھ کر سنایا۔ جسے سن کر جماعت میں بے حد جوش اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ ملک صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں کہا۔ ہمارے مقدس مذہبی مقام میں ایک مقدس تقریب پر یعنی جلسہ سالانہ کے ایام میں یہ چیتھڑہ تقسیم کیا گیا مگر باوجود توجہ دلانے کے حکومت نے توجہ نہ کی۔ اور اب تک ہمارے صبر و ضبط کا انتہائی امتحان ہو رہا ہے۔ ہم حکومت کو اس کے ابتدائی فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو ہر مہذب حکومت پر عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ جلد اس انتہا درجہ کی اشتعال انگیز تحریر کے متعلق کارروائی کرے اور اس دریدہ دہن مولوی کے خلاف قانون کو حرکت میں لائے۔ ورنہ اس کی تمام تر ذمہ واری حکومت پر ہو گی اور ہم یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہونگے۔ کہ حکومت کے ایماء سے ہی ہمارے زخموں پر نمک پاشی ہو رہی ہے۔ اب آب از سر گذشت والا معاملہ ہے حکومت کو لازم ہے۔ کہ جلد سے جلد اس بارے میں اپنا فرض ادا کرے۔

صاحب صدر نے اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ ایسے جرائم جو ملک معظم کی رعایا کے مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہوں۔ حکومت نے ان کے متعلق کارروائی کرنا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ انفرادی جذبہ انتقام کو فرو کیا جائے۔ اور حکومت خود بخود مجرم کو سزا دے کر امن عامہ کو قائم کرے اور انفرادی جذبہ انتقام کو دبانے والی ہو۔ میرے نزدیک بعض افراد حکومت نے مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا ہے اور فوری کارروائی نہ کر کے بلا وجہ ملک معظم کی رعایا کے ایک نہایت وفادار طبقہ کو مشتعل کر دیا ہے۔ اب وقت آ پہنچا ہے کہ حکومت اپنی نیک نیتی کا ثبوت دے۔

نہایت جوش اور اضطراب کی حالت میں قرارداد باتفاق آراء منظور کی گئی۔ (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نواب صاحب بہاولپور کے متعلق کراچی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ سپیشل ٹرین کے ذریعہ بارادہ حج اپنے عملہ سمیت یہاں تشریف لائے ہیں۔

سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب نے نئی دہلی سے ۲۵ جنوری کی اطلاع کے مطابق اسمبلی میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے۔ کہ ایک آرڈیننس نافذ کر کے تمام صوبجاتی حکومتوں کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ ان تمام کتابوں کے نشر و طبع کو ممنوع قرار دیں۔ جن میں اسلام پر الزام طرازی کی جاتی اور اسلامی اصول کی توہین کی جاتی ہے نیز صوبجاتی حکومتوں کو مطلع کرے۔ کہ ایسی کتابوں کے طبع و نشر کو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تصور وار سمجھیں اور یہ آرڈیننس اس وقت تک نافذ رہے۔ جب تک کہ کوئی مستقل قانون منظور نہ ہو جائے۔

ملک معظم نے نئی دہلی سے ۲۵ جنوری کی اطلاع کے مطابق لنڈن میں اپنی سلور جوبلی کی تقریب کے انعقاد پر اپنے چار اعزازی ایڈی کانگوں یعنی مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ سر عمر حیات خان اور مہاراجہ جموں و کشمیر کو دعوت دی ہے۔ سلور جوبلی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے سر جوزف بھور کو ہندوستان کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔

سکھوں کی طرف سے سردار سنت سنگھ اور سردار منگل سنگھ نے ایک بیان شائع کیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پنڈت مالویہ نے ۱۰ فروری کو کمیونل ایوارڈ کے خلاف مظاہرے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق سکھوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اس دن مظاہرات کر کے اپنے احساسات کا ثبوت دیں۔

کپورتھلہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر عبد الحمید سابق وزیر اعظم کے متعلق مہاراجہ بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ جب تک وہ ریاست کے واجب الادا قرض ادا نہ کریں ریاست کی جو جاگیر ان کے پاس ہے وہ واپس کر دیں۔ یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ سر عبد الحمید کی جائداد تا حکم ثانی نہ فروخت کی جائے۔ اور نہ رہن رکھی جائے۔

مدراس کونسل نے ۲۵ جنوری کی اطلاع کے مطابق ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس کے رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان مندروں کو جن کا انتظام بہت خراب ہو چکا ہو۔ کسی خاص کمیٹی کے سپرد کر دے۔

نہر سویز کے متعلق ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۳۴ء میں اس میں سے ۵۶۶۳ جہاز گذرے۔ اس اثنا میں نہر کے محصول کی تعداد ۸۵ کروڑ ۵۷ لاکھ دس ہزار فرانک رہی گذشتہ سال سے یہ آمدنی بہت زیادہ ہے۔

صوبہ برار کے متعلق ہز ایکسی لنسی گورنر نے ۲۵ جنوری سی پی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فیصلہ کیا گیا ہے برار کی آمد سے حکومت برار اور حکومت صوبجات متوسط کو برابر کا حصہ ملے۔ اور اگر موجودہ انتظام ناقص ثابت ہو۔ تو ایک غیر جانبدار کمیٹی مقرر کی جائے جو اس معاملہ میں گورنر کو مشورہ دے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ۲۶ و ۲۷ جنوری دہلی میں اس غرض سے منعقد ہوا۔ کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ دو دن کی بحث و تمحیص کے بعد یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ اس رپورٹ کی سفارشات وائٹ پیپر کی سفارشات سے بھی زیادہ رجعت پسندانہ ہیں۔ اسی طرح لیگ نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اس وقت تک کہ تمام اقوام ہند میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ اس فیصلہ کو منظور کیا جائے۔

مولوی عطاء اللہ بخاری پر جو مقدمہ عدالت گورداسپور میں چل رہا ہے۔ اس کے متعلق ۱۴ جنوری عدالت سماعت کنندہ کو انہوں نے آگاہ کیا۔ کہ وہ انتقال مقدمہ کی درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر دیوان سکھانند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور نے دس یوم کی مہلت دیتے ہوئے سماعت مقدمہ کی تاریخ ۲۵ جنوری مقرر کی۔ اور انہوں نے درخواست انتقال مقدمہ ہائی کورٹ میں پیش کر دی۔ ۲۵ جنوری کو چونکہ ہائی کورٹ کا حکم طلبی مثل عدالت گورداسپور میں پہنچ چکا تھا۔ اس لئے مقدمہ ۹ فروری پر ملتوی ہوا۔

اسمبلی کا صدر انتخاب کرنے کے متعلق ۲۴ جنوری ممبران میں زبردست مقابلہ ہوا۔ صدارت کے لئے سر عبد الرحیم اور مسٹر شیروانی کے نام پیش تھے۔ ووٹ لینے پر سر عبد الرحیم کو ستر اور مسٹر شیروانی کو جو کانگرس کے امیدوار تھے۔ باسٹھ ووٹ ملے اور سر عبد الرحیم اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے۔

انڈیا بل کے متعلق دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ انگلستان میں ۲۹ جنوری کو اور ہندوستان میں ۳۱ جنوری کو مشتہر کیا جائیگا

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی